مولانا محمد جعفر پھلواروی

ایک حدیث

بزار نے حضرت انسؓ سے حضور صلعم اکرم کا ایک ارشاد یوں نقل کیا ہے:

الظلم ثلاثۃ ظلم لا یغفرہ اللہ وظلم یغفرہ اللہ وظلم یترکہ اللہ فاما الظلم الذی لا یغفرہ اللہ الشرک ان الشرک لظلم عظیم، واما الظلم الذی یغفرہ اللہ فظلم العباد لانفسہم فیما بینہم وبین ربہم واما الظلم الذی لا یترکہ اللہ فظلم العباد بعضہم بعضاً حتی یدین لبعضہم من بعض۔

ظلم تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ ظلم ہے جسے اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا۔ دوسرا وہ جسے بخش دے گا اور تیسرا وہ جس کا بدلہ لیے بغیر اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑے گا۔ جو ظلم وہ نہیں بخشے گا وہ شرک ہے۔ اور شرک تو بہت ہی بڑا ظلم ہے اور جس کو بخش دے گا وہ وہ ظلم ہے جو بندے اپنے اوپر آپ کرتے ہیں اور ان کا تعلق ان کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہوتا ہے۔ رہا وہ ظلم جسے اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑے گا تو یہ وہ ظلم ہے جو بندے باہم ایک دوسرے پر کرتے ہیں۔ اسے اس وقت تک نہیں چھوڑے گا جب تک ایک کو دوسرے کا بدلہ نہ دلاوے۔

اس ارشادِ نبوی میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ ایک آیتِ قرآنی:

اِنَّ اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذٰلک لمن یشاء۔

اللہ تعالیٰ شرک کو تو نہیں بخشے گا البتہ اس سے کمتر گناہوں کے جس مرتکب کی وہ چاہے گا مغفرت فرمادے گا، کی لاجواب تشریح و تفسیر ہے۔ اس میں تین قسم کے ظلم بیان کیے گئے ہیں:

۱۔ خدا کے ساتھ ظلم یعنی شرک کیونکہ (ان الشرک لظلم عظیم) شرک بہت بڑا ظلم ہے اور خدا اسے نہیں بخشے گا۔ (ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ) اِلّا یہ کہ مشرک قبل از موت اپنے شرک سے تائب ہو جائے اور عملاً اپنی اصلاح کر لے۔

۲۔ اپنی ذات کے ساتھ ظلم۔ ایسا ظلم جس کا تعلق صرف اپنی ذات تک محدود ہو اور کسی

بندۂ خدا کو اپنی لپیٹ میں نہ لے ۔ اس قسم کا ظلم وہ معاصی ہوتے ہیں جو صرف اس کے اور خدا کے درمیان ہوتے ہیں ۔ ایسے ظلم پر اگر اسے ندامت ہو جب بھی اس کا شمار توبہ ہیں ہے ۔ یہ توبہ و اصلاح اس کے ظلم کی مغفرت کا سبب بن جاتے گی ۔ اگر توبہ کا موقع نہ پاتے تو اس کے بغیر بھی اللہ تعالیٰ اس کی دوسری نیکیوں کے طفیل اس کا ظلم معاف کر سکتا ہے ۔

۳ ۔ تیسرا ظلم وہ ہے جو ایک انسان کسی دوسرے انسان کے ساتھ کرتا ہے ۔ یہ ظلم بھی ایسا ہے کہ اگر اس کی تلافی و توبہ نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے معاف نہ فرماتے گا جب تک بدلہ نہ دے دے ۔

یہاں یہی حقیقت قابلِ غور ہے کہ حقوق العباد کو کتنا اہم مقام حاصل ہے کہ جس طرح خدا کے ساتھ ظلم (شرک) ناقابلِ معافی ہے اسی طرح اس کے بندوں کے ساتھ بھی ناقابل معافی ہے ۔ فرق صرف یہ ہے کہ سزا ابدی جہنم ہے اور اس کی سزا کا انداز دوسرا ہے ۔ ناقابلِ معافی دونوں ہی ہیں ۔ خدا کے بندوں کے ساتھ جو ظلم کیا جائے اس کی مغفرت کی شکل یہ ہے کہ اس کا بدلہ چکا دیا جائے ۔ اس کی کئی شکلیں احادیث میں بیان فرمائی گئی ہیں ۔ مثلاً :

من كانت عند مظلمة لاخيه من عرضه او شئ منه فليحلله منه اليوم من قبل ان لا يكون دينار ولا درهم ان كان له عمل صالح اخذ منه بقدر مظلمه وان لم يكن له حسنات اخذ من سيئات صاحبه فحمل عليه ۔ (رزین)

جس شخص نے اپنے بھائی کی آبرو یا کسی اور چیز کو نقصان پہنچایا ہو وہ اس کی تلافی آج ہی کرا لے ، یعنی قبل اس کے کوئی درہم و دینار سودمند ہو سکے (اس دن یہ ہو گا کہ) ظالم کے پاس اگر عمل صالح ہوا تو بقدر اس کے ظلم کے اس کا عمل صالح لے کر مظلوم کو دے دیا جائے گا ۔ اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو مظلوم کی برائیاں لے کر ظالم کے سر ڈال دی جائیں گی ۔

اس سے ملتی جلتی شکل ایک اور حدیث میں یوں ہے :

ان رجلاً قال يا رسول الله ان المملوكين يكذبونني ويخونونني ويعصونني واشتمهم واضربهم فكيف انا منهم ؟ فقال النبى صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم القيامة يحسب ما خانوك وعصوك وكذبوك وعقابك اياهم فان كان عقابك اياهم بقدر ذنوبهم كان كفافاً لا لك ولا عليك وان كان عقابك اياهم دون ذنوبهم اقتص لهم منك

الفضل فتنحی الرجل وجعل یهتف ویبکی فقال له صلی اللہ علیه وسلم اما تقرأ قول اللہ تعالی ونضع الموازین القسط لیوم القیامة الی حاسبین ؟ فقال الرجل یا رسول اللہ ما اجد لی ولهؤلاء شیئاً خیراً من مفارقتهم۔ اشهدک انهم کلهم احرار۔

ایک شخص نے عرض کیا کہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بہت سے خدام ہیں جو مجھ سے جھوٹ بھی بولتے ہیں، خیانت بھی کرتے ہیں اور میری نافرمانی بھی کرتے ہیں، پھر انھیں کو ستا بھی ہوں اور مارتا بھی ہوں۔ فرمائیے، میرا اُن کے معاملے میں کیا انجام ہوگا؟ حضورؐ نے فرمایا۔ قیامت کے دن ان کی خیانت، نافرمانی اور دروغ گوئی کا اور تمھاری سزا کا جو اُن کو دیتے ہو، اس طرح حساب کتاب ہوگا کہ: اگر تمھاری سزائیں ان کے جرموں کے برابر نکلیں تو معاملہ برابر رہے گا۔ نہ تمھارا کوئی نفع ہوگا نہ نقصان۔ اور اگر تمھاری سزا ان کے جرم سے زیادہ نکلی تو بقیہ سزا کا تم سے بدلہ لیا جائے گا۔ یہ سن کر سائل ایک گوشے میں چلا گیا اور زور زور سے رونے لگا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ: تم نے یہ آیت نہیں پڑھی ہے کہ:

ونضع الموازین القسط لیوم القیامة ..... الآیة۔

ہم حشر کے روز عدل کی ترازو رکھیں گے .....

اس شخص نے عرض کیا کہ: یا رسول اللہ! اپنے لیے اور ان غلاموں کے لیے اس سے بہتر اور کوئی سبیل نہیں پاتا کہ ان کو جدا کر دوں۔ حضورؐ گواہ رہیں کہ اب یہ سب کے سب آزاد ہیں۔

ان تمام روایات کو پڑھ کر حقوق العباد کی اہمیت کا اندازہ کرنا دشوار نہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ خدا کی خدائی ہماری تائید کے بل پر قائم نہیں، وہ خود اپنے زور اور حقیقت پر قائم ہے۔ اگر ساری کائنات ابولہب اور ابوجہل ہو جائے تو اس کی خدائی میں رائی برابر بھی فرق نہیں آئے گا، اور اگر کائنات کا ایک ایک ذرہ مقام پیغمبری پر پہنچ جائے تو اس کی خداوندانہ قدر و قیمت میں ذرہ بھر بھی اضافہ نہیں ہوگا۔ وہ غنی عن العالمین ہے۔ وہ صمد ہے۔ ازلی و ابدی بے نیاز ہے، وہ کسی کی طاعت وعبادت کا محتاج نہیں۔ اس نے جو کچھ بھی اوامر و نواہی دیے ہیں ان سے اس کا کوئی مفاد وابستہ نہیں۔ ان سارے اوامر و نواہی کا ثمرہ گھوم پھر کر اس کے بندوں ہی پر مترتب ہوتا ہے۔